اللغة الأردية

إدارة أوقاف
صالح عبدالعزيز الراجحي

العقيدة الصحيحة وما يضادها

صحیح إسلامی عقیدہ

تالیف:
سماحة الشيخ: عبد العزيز بن عبدالله بن باز

طبع على نفقة إدارة أوقاف
صالح بن عبدالعزيز الراجحي
غفر الله له ولوالديه وذريته ولجميع المسلمين
www.rajhiawqaf.org

يهدى ولا يباع

صحیح اسلامی عقیدہ

اور اس کے منافی امور

ترجمہ کتاب

العقیدۃ الصحیحۃ وما یضادہا

تالیف

سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز

ترجمہ

شیخ عبدالخالق الندوی

طباعت واشاعت

٢١٤ ابن باز، عبدالعزيز بن عبدالله
ب ع ع العقيدة الصحيحة وما يضادها / تأليف عبدالعزيز بن عبدالله بن باز
الرياض الرئاسة العامة لإدارات البحوث العلمية والإفتاء والدعوة والإرشاد
١٤١٢ هـ
٧٠ ص
وقف لله تعالى
باللغة الأوردية
١- العقيدة الإسلامية أ- العنوان

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَّا نَبِیَّ بَعْدَہٗ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ۔

صحیح عقیدہ دین اسلام کی بنیاد ہے اور ملت اسلامیہ کی اساس اسی پر قائم ہے۔ اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ آج میری تقریر اسی موضوع پر ہو۔ یہ بات کتاب وسنت کے دلائل شرعیہ سے واضح اور ثابت شدہ ہے کہ انسان کے تمام اقوال وافعال اسی وقت صحیح اور بارگاہ الٰہی میں مقبول ہوں گے جب کہ اس کا عقیدہ صحیح اور درست ہو۔ اگر کسی شخص کا عقیدہ صحیح نہیں ہے تو اس کے سارے اقوال واعمال بیکار ہیں اور عند اللہ ان کا کوئی اعتبار نہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے ارشاد فرمایا :۔

وَمَنْ يَّكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ (المائدۃ آیت ۵)

اور جو کسی نے ایمان کی روش پر چلنے سے انکار کیا تو اس کا سارا کارنامۂ زندگی ضائع ہو جائیگا اور وہ آخرت میں دیوالیہ ہوگا۔

وَلَقَدْ اُوْحِیَ اِلَیْكَ وَ اِلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكَ لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَیَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ (الزمر آیت ٦٥)

تمھاری طرف اور تم سے پہلے گزرے ہوئے تمام انبیاء کی طرف یہ وحی بھیجی جا چکی ہے کہ اگر تم نے شرک کیا تو تمھارا عمل ضائع ہو جائے گا اور تم خسارے میں رہو گے۔

اس مفہوم کی آیتیں بہت زیادہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب مبین، اور اس کے رسول امین صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت نے جو صحیح عقیدہ پیش کیا ہے اجمالی طور پر وہ یہ ہے۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان۔ اس کے فرشتوں، اسکی کتابوں، اس کے رسولوں اور روزِ آخرت پر اور اس بات پر ایمان کہ اچھی بری تقدیر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ یہ چھ چیزیں صحیح عقیدہ کی بنیاد ہیں جنھیں لے کر اللہ کی کتاب نازل ہوئی ہے اور انہی کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا ہے۔

نیز وہ تمام غیبی امور جن کے متعلق اللہ اور اس کے رسول نے خبر دی ہے اور جن پر ایمان لانا ضروری ہے سب کے سب انہی سے متفرع ہوتے ہیں۔ ان چھ بنیادوں کے دلائل کتاب و سنت میں بہت زیادہ ہیں۔ ان میں سے بعض یہ ہیں :-

ارشادِ باری تعالےٰ ہے :۔

لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ الخ

(البقرۃ ۔ ۱۷۷)

نیکی یہ نہیں ہے کہ تم نے اپنے چہرے مشرق کی طرف کر لئے، یا مغرب کی طرف۔ بلکہ نیکی یہ ہے کہ آدمی اللہ کو اور یوم آخر اور ملائکہ کو اور اللہ کی نازل کی ہوئی کتاب اور اس کے پیغمبروں کو دل سے مانے۔

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ۔

- - - - - - - الخ

(البقرۃ ۔ ۲۸۵)

رسول اس ہدایت پر ایمان لایا ہے جو اس کے رب کی طرف سے اس پر نازل ہوئی ہے اور جو لوگ اس رسول کے ماننے والے ہیں انھوں نے بھی اس ہدایت کو دل سے تسلیم کر لیا ہے۔ یہ سب اللہ اور اس کے فرشتوں اور اسکی کتابوں اور اس کے رسولوں کو مانتے ہیں اور ان کا قول یہ ہے کہ ہم اللہ کے رسولوں کو ایک دوسرے سے الگ نہیں کرتے ۔"

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْ نَزَّلَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَالْكِتٰبِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ۭ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَمَلٰۗىِٕكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا (النساء۔ ١٣٦)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو۔ ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول پر اور اس کتاب پر جو اللہ نے اپنے رسول پر نازل کی ہے اور اس کتاب پر جو اس سے پہلے وہ نازل کر چکا ہے۔ جس نے اللہ اور اس کے ملائکہ اور اسکی کتابوں اور اس کے رسولوں اور روز آخرت سے کفر کیا وہ گمراہی میں بھٹک کر بہت دور نکل گیا۔

اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاۗءِ وَالْاَرْضِ ۭ اِنَّ ذٰلِكَ فِيْ كِتٰبٍ ۭ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَي اللّٰهِ يَسِيْرٌ (الحج۔ ٧٠)

کیا تم نہیں جانتے کہ آسمان و زمین کی ہر چیز اللہ کے علم میں ہے؟ سب کچھ ایک کتاب میں درج ہے۔ اللہ کے لئے یہ کچھ بھی مشکل نہیں۔

ان اصولوں پر دلالت کرنے والی صحیح حدیثیں بھی کثرت سے وارد ہوئی ہیں۔ مثلاً وہ مشہور حدیث جس کو امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے امیر المومنین حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے اپنی جامع صحیح میں روایت کی ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایمان

کے متعلق دریافت کیا۔ تو آپ نے فرمایا کہ "ایمان یہ ہے کہ تم ایمان لاؤ اللہ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں اور یوم آخرت پر، اور اس بات پر کہ اچھی بری تقدیر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے" اس حدیث کو شیخین (امام بخاریؒ و مسلمؒ) نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کیا ہے۔

ایک مسلمان پر اللہ تعالیٰ کے حق میں اور آخرت کے متعلق جن امور کا اعتقاد رکھنا واجب ہے اور اس کے علاوہ غیب سے متعلق دوسری جن چیزوں پر ایمان لانا ضروری ہے وہ سب انہی چھ بنیادوں سے متفرع ہوتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے ہم اس بات پر ایمان رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی معبود برحق اور عبادت کا مستحق نہیں ہے اس لئے کہ صرف اللہ تعالیٰ بندوں کا خالق، ان کا محسن، ان کو رزق عطا کرنے والا، ان کے ظاہر و باطن سے واقف اور اپنے فرمانبرداروں کو جزائے خیر اور نافرمانوں کو سزا دینے پر قادر ہے۔ اسی عبادت کی خاطر اللہ تعالیٰ نے جن اور انسان کو پیدا فرمایا ہے اور ان کو اسی کا حکم دیا ہے۔

چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے :۔

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ۝ مَا أُرِيدُ مِنْهُمْ مِنْ رِزْقٍ وَمَا أُرِيدُ أَنْ يُطْعِمُونِ ۝ إِنَّ اللَّهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ ۝

(الذاریات ۵۶، ۵۷، ۵۸)

میں نے جن اور انسانوں کو اس کے سوا کسی کام کے لئے پیدا نہیں کیا کہ وہ میری بندگی کریں۔ میں ان سے کوئی رزق نہیں چاہتا اور نہ میں یہ چاہتا ہوں کہ وہ مجھے کھلائیں۔ اللہ تو خود ہی رزاق ہے بڑی قوت والا اور زبردست ہے۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۝ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ فِرَاشًا وَالسَّمَاءَ بِنَاءً وَأَنْزَلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْرَجَ بِهِ مِنَ الثَّمَرَاتِ رِزْقًا لَكُمْ فَلَا تَجْعَلُوا لِلَّهِ أَنْدَادًا وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ۝

(البقرۃ - ۲۱، ۲۲)

اے لوگو! بندگی اختیار کرو اپنے اس رب کی جو تمہارا اور تم سے پہلے جو لوگ گزر چکے ہیں ان سب کا خالق ہے۔ تمہارے بچنے کی توقع اسی صورت سے ہو سکتی ہے۔ وہی تو ہے جس نے تمہارے لئے زمین کا فرش بچھایا۔ آسمان کی چھت بنائی اوپر سے پانی برسایا اور اسکے ذریعہ سے ہر طرح کی پیداوار نکال کر تمہارے لئے رزق بہم پہنچایا۔ پس جب تم یہ جانتے ہو تو دوسروں کو اللہ کا مد مقابل نہ ٹھہراؤ۔

اسی حق کی تعلیم و تبلیغ اور اس کی منافی چیزوں سے ڈرانے کیلئے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول بھیجے اور کتابیں نازل فرمائیں۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :۔

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُوْلاً أَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ ... الخ (النحل - ۱۶)	ہم نے ہر امت میں ایک رسول بھیج دیا (اور اس کے ذریعہ سے سب کو خبردار کردیا کہ) اللہ کی بندگی کرو. اور طاغوت کی بندگی سے بچو !۔

اور سورۂ انبیاء میں فرمایا :۔

وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ إِلَّا نُوْحِيْ إِلَيْهِ أَنَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدُوْنِ (الأنبياء - ۲۵)	ہم نے تم سے پہلے جو بھی رسول بھیجا ہے اس کو یہی وحی بھیجی ہے کہ میرے سوا کوئی خدا نہیں ہے پس تم لوگ میری ہی بندگی کرو۔

اور سورۂ ہود میں فرمایا :۔

كِتٰبٌ أُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ خَبِيْرٍ ۝ أَلَّا	فرمان ہے جس کی آیتیں پختہ اور مفصل ارشاد ہوئی ہیں ایک دانا اور باخبر ہستی کی

تَعۡبُدُوۡۤا اِلَّا اللّٰہَ اِنَّنِیۡ لَکُمۡ مِّنۡہُ نَذِیۡرٌ وَّ بَشِیۡرٌ ۝ (ھود۔ ۱، ۲) — طرف سے کہ تم بندگی نہ کرو مگر صرف اللہ کی میں اسکی طرف سے تم کو خبردار کرنے والا بھی ہوں اور بشارت دینے والا بھی۔

اس عبادت کی حقیقت یہ ہے کہ تمام مراسمِ عبودیت جن کے ذریعہ سے لوگ عبادت کرتے آئے ہیں۔ مثلاً دعا، خوف، امید، نماز، روزہ، قربانی، نذر وغیرہ۔ اور عبادت کی دیگر قسموں کو کمال محبت و سرافگندگی اور خوف و امید کے جذبہ کے ساتھ اللہ کے لئے خاص کر دیا جائے۔ اور اللہ تعالےٰ کی عظمت و جلال کے سامنے انتہائی خضوع و خشوع اختیار کیا جائے۔ قرآن مجید کا بیشتر حصہ اسی بنیادی عقیدہ کے متعلق نازل ہوا ہے۔ مثال کے طور پر اللہ تعالےٰ کا یہ فرمان مبارک :۔

فَاعۡبُدِ اللّٰہَ مُخۡلِصًا لَّہُ الدِّیۡنَ ۝ اَلَا لِلّٰہِ الدِّیۡنُ الۡخَالِصُ ۔۔۔ الخ (الزمر۔ ۱، ۲) — لہٰذا تم اللہ ہی کی بندگی کرو، دین کو اسی کے لئے خالص کرتے ہوئے۔ خبردار! دین خالص اللہ کا حق ہے۔

اور اللہ تعالےٰ کا یہ ارشاد :۔

وَقَضٰی رَبُّکَ اَلَّا تَعۡبُدُوۡۤا اِلَّاۤ — تیرے رب نے فیصلہ کر دیا ہے کہ تم لوگ

إِيَّاهُ ۔ (بنی إسرائیل ۔ ۲۳) کسی کی عبادت نہ کرو مگر صرف اس کی۔

اور یہ آیت کریمہ :۔

فَادْعُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ٥ (المؤمن ۱۴)

اللہ ہی کو پکارو اپنے دین کو اس کیلئے خالص کر کے۔ خواہ تمھارا یہ فعل کافروں کو کتنا ہی ناگوار ہو۔

اور صحیحین میں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ " اللہ تعالےٰ کا بندوں پر یہ حق ہے کہ وہ صرف اسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔"

نیز ایمان باللہ میں یہ بھی داخل ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے بندوں پر جو کچھ واجب اور فرض قرار دیا ہے۔ یعنی اسلام کے پانچ ظاہری ارکان۔ ان پر بھی ایمان لایا جائے۔ وہ یہ ہیں : کلمۂ شہادت ۔یعنی اس بات کا اقرار کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ اور نماز قائم کرنا ، زکوٰۃ ادا کرنا ، رمضان کے روزے رکھنا اور صاحبِ استطاعت کے لئے بیت اللہ کا حج کرنا۔ ان کے علاوہ دوسرے فرائض جو شریعت مطہرہ میں ثابت ہیں سب پر ایمان لانا ضروری ہے۔ ان سارے ارکان میں

سب سے اہم اور عظیم رُکن اس بات کی گواہی دینا ہے کہ اللہ کے کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں ۔

لا اِلٰہ اِلاّ اللہ کے اقرار کا لازمی تقاضا یہ ہے کہ عبادت کو صرف اللہ تعالیٰ کے لئے خاص کر دیا جائے اور اس کے علاوہ کسی اور کی عبادت نہ کی جائے یہی معنی ہیں لا اِلٰہ اِلاّ اللہ کے۔ اس لئے کہ لاَ اِلٰہ اِلاّ اللہ کا مطلب ہی یہ ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ لہذا اللہ کے سوا جس کی بھی عبادت کی جائیگی خواہ وہ انسان ہو یا فرشتہ، جن ہو یا کچھ اور، بہرحال وہ معبود باطل ہے۔ اور معبود برحق بس اللہ تعالیٰ کی ذات پاک ہے۔

جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے :۔

ذٰلِكَ بِأَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَأَنَّ مَا يَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ هُوَ الْبَاطِلُ (الحج - ٦٢)

یہ اس لئے کہ اللہ ہی حق ہے اور وہ سب باطل ہیں جنھیں اللہ کو چھوڑ کر یہ لوگ پکارتے ہیں ۔

اس سے پہلے یہ بات بیان کی جا چکی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جن اور انس کو اسی عظیم مقصد کے لئے پیدا کیا ہے اور اسی کے لئے اپنے رسول بھیجے، اور کتابیں نازل کیں۔ لہذا اس بات پر خوب غور کر کے اس کو اچھی طرح سمجھ لو

تاکہ تم پر واضح ہو جائے کہ اس اہم ترین بنیادِ دین کے بارے میں کس طرح آج اکثر مسلمان انتہائی خطرناک حد تک جہالت کا شکار ہو چکے ہیں۔ یہاں تک کہ انھوں نے اللہ تعالےٰ کی عبادت میں دوسروں کو شریک ٹھہرا لیا اور اس کے مخصوص حقوق میں دوسروں کو شامل کر دیا

فاللہ المستعان !!

نیز اللہ تعالےٰ پر ایمان لانے میں یہ بھی شامل ہے کہ ہم اس بات پر ایمان رکھیں کہ اللہ تعالےٰ اس کائنات کا خالق اور مدبّر ہے اور اپنے علم و قدرت کی بنیاد پر جس طرح چاہتا ہے وہ خود سارے معاملات کا انتظام فرماتا ہے اور یہ کہ وہ دنیا و آخرت اور سارے جہان والوں کا مالک ہے۔ اس کے علاوہ کوئی خالق اور پروردگار نہیں ہے۔ اس نے اپنے بندوں کی اصلاح کیلیے اور ان کو دنیا و آخرت کی صلاح اور نجات و کامرانی کی راہ دکھانے کے لئے اپنے رسول بھیجے اور کتابیں نازل کیں۔ اور یہ کہ ان ساری باتوں میں اللہ کا کوئی شریک نہیں۔ اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے :۔

اَللّٰہُ خَالِقُ کُلِّ شَیْءٍ وَّھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ وَّکِیْلٌ۔ (الزمر۔ ٦٢) — اللہ ہر چیز کا خالق اور وہی ہر چیز پر نگہبان ہے۔

نیز اللہ تعالےٰ نے فرمایا :۔

إِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمْرِهٖ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

(الاعراف۔ ۵۴)

درحقیقت تمھارا رب اللہ ہی ہے جس نے آسمان اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا پھر اپنے عرش پر جلوہ فرما ہوا۔ جو رات کو دن پر ڈھانپ دیتا ہے اور پھر دن رات کے لئے پیچھے دوڑا چلا آتا ہے۔ جس نے سورج اور چاند اور تارے پیدا کئے سب اس کے فرمان کے تابع ہیں۔ خبردار رہو! اسی کی خلق ہے اور اسی کا امر ہے۔ بڑا بابرکت ہے اللہ سارے جہانوں کا مالک و پروردگار۔

ایمان باللہ کے مفہوم میں یہ بھی شامل ہے کہ اللہ تعالے کے تمام اسمائے حسنیٰ اور اعلیٰ صفات جن کا قرآن پاک میں ذکر آیا ہے، اور وہ رسول امین صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں ان سب پر ایمان لایا جائے بغیر ان میں تحریف یا تعطیل کرتے ہوئے یا ان کی کیفیت متعین کرتے ہوئے یا ان کو کسی اور

چیز سے مشابہ قرار دیتے ہوئے۔ ہم پر واجب ہے کہ ان صفات پر اسی طرح ایمان لے آویں جس طرح یہ وارد ہوئی ہیں۔ ان کی کیفیت کی تعیین کی جستجو کے بغیر، بلکہ یہ صفات جن عظیم اور اعلیٰ معانی پر دلالت کرتی ہیں ان پر ایمان لایا جائے اس لئے کہ وہ اللہ کی صفات ہیں۔ ہم پر واجب ہے کہ ان صفات سے اللہ تعالیٰ کو متصف سمجھیں جس طرح وہ اس کی ذات پاک کے لئے موزوں اور اس کے شایان شان ہیں۔ اور اسکی مخلوقات کی کسی صفت سے مشابہ نہ ہوں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :۔

لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَّهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ۔ (الشوریٰ۔ ۱۱)	کائنات کی کوئی چیز اس کے مشابہ نہیں۔ اور وہ سب کچھ سننے والا اور دیکھنے والا ہے ۔

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے :۔

فَلَا تَضْرِبُوْا لِلّٰهِ الْاَمْثَالَ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ (النحل۔ ۷۴)	پس اللہ کے لئے مثالیں نہ گھڑو اللہ جانتا ہے، تم نہیں جانتے ۔

یہی اہل السنت والجماعت کا عقیدہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کے اصحاب کرام اور دین حق کی اتباع میں ان کے نقش قدم پر چلنے والے حضرات تابعین کا یہی عقیدہ رہا ہے۔ جیسا کہ امام ابوالحسن اشعری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب " المقالات عن اصحاب الحدیث واہل السنۃ" میں بیان کیا ہے۔ اور ان کے علاوہ دوسرے اہل علم و ایمان حضرات نے بھی لکھا ہے۔ امام اوزاعی رح فرماتے ہیں کہ امام زہری رح اور مکحول رح سے اللہ تعالیٰ کی صفات کے متعلق وارد ہونے والی آیتوں کے بارے میں دریافت کیا گیا۔ تو انھوں نے کہا۔ ان آیات کو اسی طرح رہنے دو جس طرح وہ نازل ہوئی ہیں۔ ولید ابن مسلم رح کہتے ہیں کہ امام مالک رح اور امام اوزاعی رح، لیث ابن سعد، سفیان ثوری رحمہم اللہ سے اللہ تعالیٰ کی صفات سے متعلق وارد نصوص شرعیہ کے بارے میں دریافت کیا گیا۔ تو ان سب نے جواب دیا کہ ان کو بغیر کیفیت و کنہ جاننے کی جستجو کے جس طرح وارد ہوئی ہیں اسی طرح تسلیم کر لو۔ امام اوزاعی رح فرماتے ہیں کہ " جب کہ ہمارے درمیان تابعین حضرات بڑی تعداد میں موجود تھے، ہم کہا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ عرش پر ہے۔ نیز صفات الٰہی کے متعلق وارد احادیث پر بھی ہم ایمان رکھتے تھے اور جب امام مالک رح کے شیخ حضرت ربیعہ ابن ابو عبد الرحمٰن سے "استوار"

کے متعلق پوچھا گیا تو انھوں نے جواب دیا کہ " استوار زبان میں کوئی غیر معروف چیز نہیں۔ مگر اس کی کیفیت کی تعیین کرنا عقل کی دسترس میں نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ ایک پیغام ہے رسول پر اس کو اچھی طرح پہنچا دینا واجب اور ہمارے لئے اس کی تصدیق کرنا لازم ہے۔ اسی طرح جب امام مالکؒ سے اس کے متعلق دریافت کیا گیا۔ تو انھوں نے فرمایا " استوار معلوم ہے مگر اس کی کیفیت مجہول ہے۔ اس پر ایمان لانا واجب ہے اور اس کے متعلق سوال کرنا بدعت ہے۔" پھر آپ نے سائل کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ میرا خیال ہے کہ تم شر پسند آدمی ہو۔ اور اس کو مجلس سے نکلوا دیا۔ اسی طرح کی بات ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بھی مروی ہے۔

امام عبداللہ ابن مبارکؒ نے فرمایا۔" ہم اپنے رب کو اس حیثیت سے جانتے ہیں کہ وہ اپنی مخلوق سے جدا آسمانوں کے اوپر عرش پر ہے۔ اس سلسلہ میں ائمہ کرام کے بکثرت اقوال موجود ہیں جن کا یہاں پر احاطہ کرنا ممکن نہیں ہے۔ جو اس مسئلہ میں علمار کی زیادہ نقول اور روایات سے واقف ہونے کا خواہاں ہو، اس کو چاہیئے کہ اس موضوع پر علمائے حدیث کی

تصانیف کی طرف رجوع کریں۔ مثلاً "کتاب السنۃ" مصنفہ عبداللہ ابن الامام احمد ابن حنبل رح۔ اور امام جلیل محمد ابن خزیمہ کی کتاب "التوحید" اور امام ابو القاسم اللالکائی الطبری کی تصنیف "السنۃ" نیز امام ابو بکر ابن ابو عاصم کی کتاب "السنۃ" اور امام ابن تیمیہؒ کا وہ جواب جو انھوں نے اہل حماۃ کے لئے تحریر کیا تھا۔ وہ نہایت وقیع اور بے حد مفید جواب ہے۔ اس میں امام رحمۃ اللہ علیہ نے اہل السنت والجماعت کے عقیدہ کو بہت وضاحت کے ساتھ بیان کیاہے اور ائمۂ اہل السنت والجماعت کے اقوال بکثرت نقل کئے ہیں۔ اور بہت زیادہ شرعی اور عقلی دلائل کے ذریعہ اہل السنت والجماعت کے عقیدہ کی حقانیت کو ثابت کیا ہے اور مخالفین کے اقوال کا باطل ہونا واضح کیا ہے۔ اسی طرح ان کا "تدمریہ" نام کا رسالہ جس میں انھوں نے قدرے تفصیل سے اہل السنت والجماعت کے عقیدہ کو شرعی اور عقلی دلائل سے مدلل کیا ہے اور مخالفین کی تردید اس طرح کی ہے کہ کوئی بھی صاحب علم جو نیک ارادہ اور طلب حق کے جذبہ سے اس کتاب کو پڑھے گا اس کے سامنے حق واضح اور باطل پسپا اور سرنگوں ہو جائے گا۔ ہر وہ شخص جو اسماء وصفات کے بارے میں اہل السنت والجماعت

کے عقیدہ کی مخالفت کرے گا لازمی طور پر وہ نقلی اور عقلی دلائل کی بھی مخالفت کرے گا۔ اور اس کے ساتھ ساتھ جن باتوں کا وہ اثبات کریگا اور جن کی نفی کرے گا ان میں واضح تناقض کا شکار ہوگا (یعنی اللہ کی ذات وصفات کے متعلق ۔)

رہے اہل السنت والجماعت تو انھوں نے جو کچھ اللہ تعالےٰ نے اپنی ذات کے لئے اپنی کتاب میں ثابت کیاہے، یا جو کچھ اس کے لئے اس کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت صحیحہ سے ثابت ہے سب کو تسلیم کیا ہے بغیر تشبیہ وتمثیل کے۔ اور اللہ کی ذات کو مخلوق کے مشابہ ہونے سے منزّہ قرار دیا ہے۔ مگر اس طرح کہ اس کے نتیجہ میں ذات باری تعالےٰ کا معطل ہونا لازم نہ آئے۔ یہی وجہ ہے کہ اہل السّنت والجماعت تناقض سے محفوظ رہے۔ اور وہ تمام ادلۂ شرعیہ کو بروئے کار لانے میں کامیاب ہوئے۔ اللہ تعالےٰ کی یہی سنت ہے ان لوگوں کے بارے میں جو انبیاء کے لائے ہوئے حق کو مضبوطی سے پکڑے رہتے ہیں اور اس راہ میں اپنی ساری کوششیں صرف کرتے ہیں اور اس کی طلب میں اللہ تعالےٰ کے لئے وہ مخلص ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ انھیں حق کی توفیق دیتا ہے

اور اس کے دلائل کو ان کے سامنے بالکل واضح کر دیتا ہے۔
جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :۔

بَلْ نَقْذِفُ بِالْحَقِّ عَلَى الْبَاطِلِ فَيَدْمَغُهُ فَإِذَا هُوَ زَاهِقٌ (الأنبياء - ۱۸)

مگر ہم تو باطل پر حق کی چوٹ لگاتے ہیں جو اس کا سر توڑ دیتی ہے اور وہ دیکھتے ہی دیکھتے مٹ جاتا ہے۔

وَلَا يَأْتُونَكَ بِمَثَلٍ إِلَّا جِئْنَاكَ بِالْحَقِّ وَأَحْسَنَ تَفْسِيرًا۔ (الفرقان - ۳۳)

جب کبھی وہ تمہارے سامنے کوئی نرالی بات (یا عجیب سوال) لے کر آئے اس کا ٹھیک جواب بر وقت ہم نے تمہیں دیدیا اور بہترین طریقہ سے بات کھولدی۔

حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مشہور تفسیر میں آیت کریمہ :۔

إِنَّ رَبَّكُمُ اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَى عَلَى الْعَرْشِ (الاعراف) ۵۴

درحقیقت تمہارا رب اللہ ہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا۔ پھر اپنے عرش پر جلوہ فرما ہوا۔

کی تفسیر کرتے ہوئے اس مسئلہ پر بڑی اچھی بات لکھی ہے۔ اس کے

زبردست فائدے کے پیش نظر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس کا تھوڑا سا حصہ نقل کروں۔ امام رح نے فرمایا:۔

"اس مسئلہ میں علماء کے بہت سے اقوال ہیں۔ اس جگہ ان کی تفصیل بیان نہیں کی جاسکتی۔ بہرحال ہم تو اس مسئلہ میں سلف صالح کی راہ پر چلیں گے۔ مثلاً امام مالک رح، امام اوزاعی رح، امام ثوری رح، امام لیث ابن سعد، امام شافعی رح، امام احمد رح، امام اسحٰق ابن راہویہ رحمہم اللہ اور ان کے علاوہ دوسرے ائمۂ اسلام جن کی امامت وجلالت پہلے کی طرح آج بھی مسلم ہے۔ ان کا مذہب یہ ہے کہ ان صفات کو اسی طرح تسلیم کرلیا جائے جس طرح کہ وہ وارد ہوئی ہیں بغیر کیفیت کی تعیین اور تشبیہ وتعطیل کے۔"

فرقہ مشبہین کے ذہن میں جو شبہہ پیدا ہوتا ہے اللہ تعالٰے کے حق میں اس کی نفی واضح ہے اس لئے کہ اللہ تعالٰے کی مخلوق میں کوئی شے اس کے مشابہ نہیں ہے۔

لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ کائنات کی کوئی چیز اس کے مشابہ نہیں

وَهُوَ السَّمِیۡعُ الۡبَصِیۡرُ   وہ سب کچھ سننے والا اور دیکھنے والا ہے۔

بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ جیسا کہ بعض ائمہ اسلام مثلاً امام بخاری کے شیخ نعیم ابن حماد الخزاعی رح نے فرمایا کہ "جس نے اللہ تعالےٰ کو اس کی مخلوق سے تشبیہ دی وہ کافر ہو گیا۔ اور جس نے ان صفات کا انکار کیا جن سے اللہ تعالےٰ نے اپنے آپ کو متصف قرار دیا ہے وہ بھی کافر ہے۔"

جن صفات سے اللہ تعالےٰ نے اپنے آپ کو یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو متصف قرار دیا اس میں تشبیہ نہیں ہے۔ پس جس نے آیات صریحہ اور احادیث صحیحہ میں جو کچھ اللہ تعالےٰ کے متعلق وارد ہوا ہے اس کو اللہ جل شانہ کے شایان شان تسلیم کر لیا، اور تمام نقائص سے اللہ تعالےٰ کی ذات پاک کو منزّہ قرار دیا تو بے شبہہ اس کو ہدایت کا راستہ مل گیا۔

رہا فرشتوں پر ایمان تو اس کی دو صورتیں ہیں۔ ایک تو ان پر اجمالی ایمان، اور دوسرا تفصیلی۔ ایک مسلمان اجمالی طور پر اس بات پر ایمان رکھے کہ اللہ تعالےٰ کے فرشتے ہیں جن کو اس نے اپنی طاعت و فرمانبرداری کے لئے پیدا فرمایا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے ان کا وصف بتایا ہے کہ وہ برگزیدہ بندے ہیں اور کسی بات میں اللہ تعالےٰ کے حکم سے سرتابی نہیں کرتے۔ بلکہ ہمیشہ

اللہ کے تابع فرمان رہتے ہیں۔

يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ
وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يَشْفَعُونَ
إِلَّا لِمَنِ ارْتَضَىٰ وَهُمْ
مِّنْ خَشْيَتِهِ مُشْفِقُونَ۔
(الانبیاء)
(آیت ۲۸)

جو کچھ ان کے سامنے ہے اسے بھی وہ
جانتا ہے اور جو کچھ ان سے اوجھل ہے اس
سے بھی وہ باخبر ہے۔ وہ کسی کی سفارش
نہیں کرتے۔ بجز اس کے جس کے حق میں
سفارش سننے پر اللہ راضی ہو اور وہ اس
کے خوف سے ڈرتے رہتے ہیں۔

ان کے مختلف درجات ہیں۔ کچھ تو وہ ہیں جو عرش الٰہی کو اٹھائے ہوئے ہیں۔ اور کچھ وہ ہیں جو جنت و جہنم کی نگرانی پر مامور ہیں۔ اور کچھ بندوں کے اعمال کا ریکارڈ تیار کرنے میں مصروف ہیں۔

اور ان فرشتوں پر تفصیلی ایمان رکھیں گے جن کا اللہ نے یا اس کے رسول نے نام کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ جیسے جبرئیل، میکائیل، مالک یعنی داروغۂ جہنم، اسرافیل جو نفخ صور کے لئے مامور ہیں۔ ان کا احادیث صحیحہ میں ذکر آیا ہے۔ صحیح حدیث میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے، کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرشتے نور سے پیدا کئے گئے ہیں۔ جن

آگ کی لَو سے۔ اور آدم جس چیز سے پیدا کیا گیا ہے اس کا تو تمھیں پتہ ہے۔ اس حدیث کو امام مسلم نے اپنی جامع صحیح میں روایت کیا ہے۔

اسی طرح ایمان بالکتب کے بارے میں اجمالی طور پر یہ ایمان رکھنا ضروری ہے کہ حق کی تعلیم دینے اور اس کی دعوت و تبلیغ کے لئے اللہ تعالےٰ نے اپنے انبیاء و رسل پر کتابیں نازل کی ہیں۔ جیسا کہ اسکا ارشاد ہے:۔

لَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنٰتِ وَ اَنْزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتٰبَ وَالْمِيْزَانَ لِيَقُوْمَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ۔ (الحدید ۲۵)

ہم نے اپنے رسولوں کو صاف صاف نشانیوں اور ہدایات کے ساتھ بھیجا اور ان کے ساتھ کتاب اور میزان اتاری تا کہ لوگ انصاف پر قائم ہوں۔

اور اللہ تعالےٰ نے مزید فرمایا:۔

كَانَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً فَبَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيّٖنَ مُبَشِّرِيْنَ وَ مُنْذِرِيْنَ وَ اَنْزَلَ مَعَهُمُ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِيَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ

ابتدا میں سب لوگ ایک ہی طریقہ پر تھے (پھر یہ حالت باقی نہ رہی اور اختلافات رونما ہوئے) تب اللہ تعالےٰ نے نبی بھیجے جو راست روی پر بشارت دینے والے اور کجروی کے نتائج سے ڈرانے والے تھے۔

فِیۡمَا اخۡتَلَفُوۡا فِیۡہِ ‏ اوران کے ساتھ کتاب برحق نازل کی تاکہ
(البقرۃ) حق کے بارے میں لوگوں کے درمیان جو
آیت ۲۱۳ اختلافات رونما ہوگئے انکا فیصلہ کرے۔

اوران کتابوں پر ہم مفصل ایمان رکھتے ہیں جن کا اللہ تعالیٰ نے نام کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ مثلاً تورات، انجیل، زبور اور قرآن مجید۔ ان میں قرآن سب سے افضل اور آخری کتاب ہے۔ وہ ان تمام سابق کتابوں پر نگراں اوران کی تصدیق کرنے والا ہے۔ اس کا اتباع کرنا تمام امت پر فرض ہے۔ قرآن پاک اوراس کے ساتھ ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت شدہ احادیث صحیحہ کے مطابق فیصلہ کرنا واجب ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام جن اور انسانوں کی طرف اپنا رسول بنا کر بھیجا ہے اور آپ پر یہ قرآن پاک نازل کیا ہے تاکہ وہ لوگوں کے درمیان فیصل اور حکمراں بنے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو دلوں کے لئے باعث شفا، ہر معاملہ کا عقدہ کشا، اوراہل ایمان کے لئے سراپا ہدایت ورحمت بنا کر نازل کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے :-

وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ فَاتَّبِعُوْهُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝

(الانعام ۱۵۵)

اور اس طرح یہ کتاب ہم نے نازل کی ہے ایک برکت والی کتاب۔ پس تم اس کی پیروی کرو اور تقویٰ کی روش اختیار کرو بعید نہیں کہ تم پر رحم کیا جائے ۔

اور فرمایا :۔

وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ۝

(النحل ۸۹)

ہم نے یہ کتاب تم پر نازل کی ہے جو ہر چیز کی صاف صاف وضاحت کرنے والی ہے اور ہدایت و رحمت اور بشارت ہے ان لوگوں کیلئے جنھوں نے سر تسلیم خم کر دیا ہے

اور مزید فرمایا :۔

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ

اے محمد! کہو کہ اے انسانو! میں تم سب کی طرف اس خدا کا پیغمبر ہوں جو زمین و آسمانوں کی بادشاہی کا مالک ہے۔ اس کے سوا کوئی خدا نہیں ہے۔ وہی زندگی بخشتا ہے اور وہی موت دیتا ہے

فَاٰمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الَّذِیْ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَکَلِمٰتِہٖ وَاتَّبِعُوْہُ لَعَلَّکُمْ تَہْتَدُوْنَ ○ (الاعراف ۱۵۸)

پس ایمان لاؤ اللہ پر، اسکے بھیجے ہوئے نبی امی پر جو اللہ اور اسکے ارشادات کو مانتا ہے اور پیروی اختیار کرو اس کی امید ہے کہ تم راہ راست پالوگے۔

اس مفہوم کی آیتیں کثرت سے وارد ہوئی ہیں۔

اسی طرح انبیاء پر بھی مجمل اور مفصل ہر دو طریقہ پر ایمان لانا ضروری ہے۔ مجملاً ہمارا یہ ایمان ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے بندوں کو ڈرانے اور خوشخبری دینے اور ان کو حق کی طرف بلانے کیلئے اپنے رسول بھیجے۔ پس جس نے انکی دعوت پر لبیک کہا وہ سعادت مند فائز المرام ہوا۔ اور جس نے ان کی مخالفت کی، ناکامی وحسرت اس کا مقدر بنی۔ ان تمام انبیاء میں سب سے افضل اور آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

جیسا کہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے:۔

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِیْ کُلِّ اُمَّۃٍ رَّسُوْلًا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰہَ وَاجْتَنِبُوا

ہم نے ہر امت میں ایک رسول بھیج دیا اور اس کے ذریعہ سے سب کو خبردار کر دیا کہ اللہ کی بندگی کرو اور طاغوت کی

الطَّاغُوْتَ (النحل-۳۶) بندگی سے بچو۔

اور فرمایا:-

رُسُلاً مُّبَشِّرِیْنَ وَمُنْذِرِیْنَ لِئَلَّا یَکُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَی اللّٰہِ حُجَّۃٌ بَعْدَ الرُّسُلِ۔ (النساء-۱۶۵)

یہ سارے رسول خوشخبری دینے والے اور ڈرانے والے بنا کر بھیجے گئے تھے تاکہ انکو مبعوث کر دینے کے بعد لوگوں کے پاس اللہ کے مقابلہ میں کوئی حجت نہ رہے۔

مزید ارشاد فرمایا:-

مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ (الاحزاب-۴۰)

محمد تمھارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں۔ مگر وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیّن ہیں۔

ان انبیاء اور رسولوں میں سے اللہ تعالےٰ نے جن کا نام ذکر کیا ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جن کا نام لینا ثابت ہے ان پر تفصیل و تعیین کے ساتھ ایمان لائیں گے۔ جیسے حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ہود علیہ السلام، حضرت صالح علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کے علاوہ دوسرے انبیاء کرام علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والتسلیم جن کا

ذکر قرآن پاک میں آیا ہے۔

موت کے بعد پیش آنے والے تمام امور غیب جن کی اللہ اور اس کے رسول نے خبر دی ہے ان سب پر ایمان لانا، ایمان بالآخرت میں شامل ہے مثلاً قبر کی آزمائش اور اس کا عذاب وراحت، قیامت کے روز پیش آنے والی شدید ہولناکیاں، پلصراط، میزان، حساب وکتاب، جزاوسزا، اور لوگوں کے درمیان نامۂ اعمال کی تقسیم، اور کچھ لوگوں کا انھیں داہنے ہاتھ میں لینا، اور کچھ لوگوں کا بائیں ہاتھ یا پیٹھ کے پیچھے سے لینا۔

نیز ایمان بالآخرت میں حوض کوثر پر ایمان لانا بھی شامل ہے جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامت کے روز عطا ہونے والا ہے۔ جنت و جہنم پر ایمان لانا بھی ایمان بالآخرت کا جزء ہے۔ اہل ایمان کا اپنے رب جل شانہٗ، کو دیکھنا اور اللہ تعالےٰ کا ان کے ساتھ بات کرنا۔ اور ان سب کے علاوہ قرآن کریم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث صحیحہ کے ذریعہ سے احوال قیامت کے متعلق جو کچھ ثابت ہے ان سب پر اس طرح سے ایمان لانا اور ان کی تصدیق کرنا ضروری ہے جس طرح کہ اللہ اور اس کے رسول نے ان کے بارے میں بتایا ہے۔

قضا و قدر پر ایمان رکھنا چار باتوں کو مستلزم ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ جو کچھ ہو چکا ہے اور جو کچھ ہونے والا ہے اللہ کو اس کا علم حاصل ہے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے جملہ احوال کو خوب اچھی طرح جانتا ہے۔ ان کے رزق، انکی عمریں اور ان کے سارے اعمال اور دوسرے تمام امور کا اس کو مکمل علم حاصل ہے اور اس پر کوئی چیز مخفی نہیں ہے

جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے :۔

اِنَّ اللہَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ (التوبۃ۔ ۱۱۵) درحقیقت اللہ تعالیٰ ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔

اور اللہ تعالیٰ نے مزید فرمایا :۔

لِتَعْلَمُوْا اَنَّ اللہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَّ اَنَّ اللہَ قَدْ اَحَاطَ بِکُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا (الطلاق۔ ۱۵) تاکہ تم جان لو کہ اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے اور یہ کہ اللہ کا علم ہر چیز پر محیط ہے۔

دوسری چیز یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور جو کچھ مقدر فرمایا ہے سب کو نوشتۂ تقدیر میں لکھ دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :۔

قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْقُصُ الْاَرْضُ مِنْهُمْ وَعِنْدَنَا كِتَابٌ حَفِيْظٌ ؀ (ق - ۴)	زمین ان کے جسم میں سے جو کچھ کھاتی ہے وہ سب ہمارے علم میں ہے اور ہمارے پاس ایک کتاب میں سب کچھ محفوظ ہے۔

مزید ارشاد ہے :-

وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ فِيْٓ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ ؀ (یٰسٓ - ۱۲)	اور ہر چیز کو ہم نے ایک کھلی کتاب میں درج کر رکھا ہے۔

اور فرمایا :-

اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ۔ اِنَّ ذٰلِكَ فِيْ كِتٰبٍ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ؀ (الحج - ۷۰)	کیا تم نہیں جانتے کہ آسمان و زمین کی ہر چیز اللہ کے علم میں ہے ؟ سب کچھ ایک کتاب میں درج ہے۔ اللہ کے لئے یہ کچھ بھی مشکل نہیں ۔

تیسری چیز یہ ہے کہ اللہ تعالٰی کی مشیت بہرحال نافذ ہو کر رہتی ہے پس وہی کچھ ہوا ہے جو اللہ نے چاہا ہے اور جو اللہ نے نہیں چاہا وہ نہیں ہوا۔

اللہ تعالٰی کا ارشاد ہے :-

اِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ (الحج ۱۸)	اللہ تعالٰی کرتا ہے جو کچھ چاہتا ہے

اور فرمایا :-

إِنَّمَآ أَمۡرُهُۥٓ إِذَآ أَرَادَ شَيۡـًٔا أَن يَقُولَ لَهُۥ كُن فَيَكُونُ ۝ (یٰس - ۸۲)

وہ تو جب کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو اس کا کام بس یہ ہے کہ اسے حکم دے کہ ہو جا اور وہ ہو جاتی ہے۔

اور مزید ارشاد ہے :-

وَمَا تَشَآءُونَ إِلَّآ أَن يَشَآءَ ٱللَّهُ رَبُّ ٱلۡعَٰلَمِينَ ۝ (التکویر ۲۹)

اور تمھارے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا، جب تک کہ اللہ رب العالمین نہ چاہے۔

چوتھی بات یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ ہی نے تمام موجودات کو وجود بخشا ہے۔ اس کے علاوہ کوئی خالق اور پروردگار نہیں ہے۔

جیسا کہ اس کا ارشاد ہے :-

ٱللَّهُ خَٰلِقُ كُلِّ شَيۡءٖۖ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيۡءٖ وَكِيلٌ ۝ (الزمر - ۶۲)

اللہ ہر چیز کا خالق اور وہی ہر چیز پر نگہبان ہے۔

اور فرمایا :-

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ ٱذۡكُرُواْ نِعۡمَتَ ٱللَّهِ عَلَيۡكُمۡۚ هَلۡ مِنۡ خَٰلِقٍ غَيۡرُ ٱللَّهِ

لوگو! تم پر اللہ کے جو احسانات ہیں انھیں یاد رکھو۔ کیا اللہ کے سوا کوئی اور

يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَ الْأَرْضِ لَآ إِلٰهَ إِلَّا هُوَ فَأَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ٥ (فاطر - ۳)	خالق بھی ہے جو تمھیں آسمان اور زمین سے رزق دیتا ہو؟ - کوئی معبود اس کے سوا نہیں - آخر تم کہاں سے دھوکا کھا رہے ہو -

پس اہل السنت والجماعت کے نزدیک ایمان بالقدر ان چاروں باتوں پر مشتمل ہے - برخلاف اہل بدعت کے جنھوں نے ان میں سے بعض امور کا انکار کیا ہے -

ایمان باللہ کے سلسلہ میں یہ بات واضح رہنی چاہئے کہ اس میں اس بات پر ایمان بھی شامل ہے کہ ایمان قول اور عمل کے مجموعہ کا نام ہے جو طاعت و فرمانبرداری سے بڑھتا اور گناہ و معصیت سے گھٹتا ہے - اور یہ کہ کفر و شرک سے کمتر کسی گناہ کی وجہ سے کسی مسلمان کی تکفیر جائز نہیں ہے - مثلاً زنا، چوری، سودخوری، شراب نوشی، نشہ بازی، والدین کی نافرمانی اور ان کے علاوہ دوسرے کبیرہ گناہ - جب تک کہ وہ اس کو حلال نہ سمجھ لے -

اس لئے کہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے :-

إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ (النسآء - ۴۸)

اللہ بس شرک ہی کو معاف نہیں کرتا اس کے ماسوا دوسرے جس قدر گناہ ہیں وہ جس کیلئے چاہتا ہے معاف کر دیتا ہے

اور اس لئے کہ احادیث متواترہ کے ذریعہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ بالآخر اللہ تعالٰی ہر اس شخص کو جہنم سے نکال دیگا جس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان ہو گا

ایمان باللہ میں یہ بات بھی داخل ہے کہ محض اللہ کے لئے محبت کی جائے اور اسی کے لئے کسی سے بغض رکھا جائے۔ اور دوستی و دشمنی صرف اسی کے لئے ہو۔ ایک سچا مومن اہل ایمان کو دوست رکھتا ہے ان سے محبت کرتا ہے۔ اور کفار سے بغض رکھتا ہے اور ان سے دشمنی کرتا ہے۔ اس امت کے تمام مومنوں کی صف اول میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کرام ہیں۔ اہل السنت والجماعت ان سے محبت رکھتے ہیں ان کو دل سے چاہتے ہیں۔ اور اس بات کا اعتقاد رکھتے ہیں کہ انبیاء کے بعد وہ بہترین انسان ہیں۔

اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :-

خَیْرُ الْقُرُوْنِ قَرْنِیْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ یعنی تمام صدیوں میں سب سے بہتر صدی ہماری ہے، اس کے بعد جو لوگ ہوں گے پھر اس کے بعد جو لوگ ہوں گے۔

نیز اہل السنت والجماعت اس بات کا بھی اعتقاد رکھتے ہیں کہ صحابۂ کرام میں سب سے افضل حضرت ابو بکر صدیق، پھر حضرت عمر فاروق، پھر حضرت عثمان ذوالنورین، پھر حضرت علی مرتضیٰ اور ان کے بعد بقیہ عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم اجمعین ہیں - اور ان کے درمیان آپس میں جو اختلافات رونما ہوئے ان کے بارے میں اہل السنت والجماعت نے سکوت اختیار کرنے کا موقف اپنایا ہے۔ وہ یہ سمجھتے ہیں کہ انھوں نے اجتہاد سے کام لیا تھا۔ لہٰذا جن کا اجتہاد صحیح تھا ان کو دوہرا اجر ملے گا، اور جن کا اجتہاد صحیح نہ تھا ان کو ایک اجر ملے گا۔

اسی طرح اہل السنت والجماعت مومن اہل بیت سے محبت رکھتے ہیں اور ان سے انتہائی اپنائیت اور اُنس محسوس کرتے ہیں۔ اور تمام ازواج مطہرات سے بھی تعظیم واحترام کے جذبہ کے ساتھ محبت رکھتے ہیں اور ان کو تمام اہل ایمان کی مائیں سمجھتے ہیں۔ اور ان سب کیلئے اللہ سے

رضاطلبی کی دعا کرتے ہیں۔ اور روافض کے طریقہ سے اظہار برارت کرتے ہیں جو اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بغض رکھتے ہیں اور انکو گالیاں دیتے ہیں۔ اور اہل بیت کی محبت میں غلو سے کام لیتے ہیں اور ان کو اللہ تعالےٰ نے جو مقام بخشا ہے وہ انھیں اس سے اوپر اٹھاتے ہیں ۔ اور اسی طرح اہل السنت والجماعت نواصب کے طریقہ سے بھی بیزاری کا اظہار کرتے ہیں جو کسی قول یا عمل سے اہل بیت کو تکلیف پہنچاتے ہیں ۔

اس مختصر سی تقریر میں جو کچھ ہم نے بیان کیا ہے وہی صحیح اسلامی عقیدہ ہے جس کے ساتھ اللہ تعالےٰ نے اپنے رسول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجاہے۔ یہی فرقہ ناجیہ یعنی اہل السنت والجماعت کا عقیدہ ہے جس کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے :۔

لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ أُمَّتِي عَلَى الْحَقِّ مَنْصُوْرَةٌ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ حَتّٰى يَأْتِيَ أَمْرُ اللهِ ۔	میری امت میں برابر ایک گروہ حق پر قائم رہے گا جس کو اللہ کی تائید حاصل ہو گی۔ لوگ ان کا ساتھ چھوڑ کر انکو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے۔ تا آنکہ اللہ کا حکم آن پہنچے ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اور حدیث میں فرمایا :۔

افترقت الیہود علیٰ إحدیٰ وسبعین فرقۃ وافترقت النصاریٰ علیٰ ثنتین وسبعین فرقۃ وستفترق ھٰذہ الأمۃ علیٰ ثلاث وسبعین فرقۃ کلھا فی النار إلا واحدۃ فقال الصحابۃ من ھی یا رسول اللہ؟ قال من کان علیٰ مثل ما أنا علیہ وأصحابی ۔	یہود اکہتر فرقوں میں تقسیم ہو ئے اور نصاریٰ بہتر فرقوں میں بنٹ گئے اور یہ امت تہتر فرقوں میں منقسم ہوجائیگی سب کے سب دوزخی ہوں گے سوائے ایک کے ۔ صحابہ نے عرض کیا ۔ وہ کون سا فرقہ ہوگا؟ اے اللہ کے رسول! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ وہ جو میرے اور میرے صحابہ کے طریقہ پر ہو گا ۔

یہی وہ عقیدہ ہے جس پر ہمیشہ مضبوطی سے قائم ودائم رہنا چاہیئے اور اسکی خلاف ورزی سے ڈرتے رہنا چاہیئے ۔

جو لوگ اس عقیدہ صحیحہ سے منحرف ہیں اور اس کے برعکس طریقہ پر چلتے ہیں انکی بھی بہت سی قسمیں ہیں ۔ ان میں سے کچھ تو بتوں ، مورتیوں ، فرشتوں ، اولیاء ، جنوں ، درختوں اور پتھروں وغیرہ کی پرستش کرتے ہیں انھوں نے تو انبیاء ورُسل کی دعوت کو سرے سے قبول ہی نہیں کیا بلکہ

اسکی مخالفت کی اور اس کے متعلق حریفانہ و معاندانہ موقف اختیار کیا جیسا کہ قریش اور عربوں کے مختلف گروہوں کا ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت حق کے ساتھ رویّہ رہا۔ وہ اپنی حاجت روائی کی دعا اپنے معبودان باطل سے کرتے تھے۔ مریضوں کو شفا بخشنے، اور دشمنوں پر غلبہ عطا کرنے کی بھی دعائیں ان سے کرتے تھے۔ ان کے لئے قربانیاں اور نذرانے پیش کرتے تھے۔ لیکن جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس سے روکا اور عبادت کو صرف اللہ تعالےٰ کے لئے خاص کر دینے کا حکم دیا، تو ان کو یہ بات عجیب سی لگی اور انھوں نے کہا۔ جیسا کہ ان کی زبانی اللہ تعالےٰ نے قرآن پاک میں فرمایا :۔

أَجَعَلَ الْآلِهَةَ إِلَٰهًا وَاحِدًا إِنَّ هَٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ ٥

کیا اس نے سارے خداؤں کی جگہ بس ایک ہی خدا بنا ڈالا؟ یہ تو بڑی عجیب بات ہے۔

لیکن رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم برابر ان کو اللہ کی طرف بلاتے رہے اور شرک سے ان کو ڈراتے رہے اور اپنی دعوت کی حقیقت انکے سامنے بیان کرتے رہے۔ تا آنکہ اللہ تعالےٰ نے ان میں سے جن کو چاہا

ہدایت بخشی۔ پھر آخر کار وہ فوج در فوج اللہ تعالےٰ کے دین میں داخل ہو گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابۂ کرام اور حضرات تابعین کی مسلسل دعوت و تبلیغ اور طویل جہاد کے بعد اللہ تعالےٰ کا دین سارے ادیان پر غالب ہو گیا۔ پھر حالات نے پلٹا کھایا اور جہالت نے خلق خدا کی اکثریت پر اپنا پنجہ گاڑا۔ یہاں تک کہ اکثر لوگ دین جاہلیت کی طرف لوٹ گئے۔ انبیاء اور اولیاء کے احترام و تعظیم میں غلو کرنے لگے اور ان سے دعائیں کرنے اور مدد طلب کرنے لگے۔ اور اس جیسے دوسرے مشرکانہ امور میں مبتلا ہو گئے۔ اور انھوں نے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہ کے مطلب کو فراموش کر دیا۔ اور اس کو اس طرح نہیں سمجھا جیسا کہ کفار عرب نے سمجھا تھا۔ واللہ المستعان۔

یہ شرک برابر لوگوں میں پھیلتا رہا اور آج تک پھیل رہا ہے۔

اس کا سبب جہالت کا غلبہ اور عہد نبوت سے دوری ہے۔

آج کے مشرکین کو بھی وہی شبہہ لاحق ہے جو پہلے کے مشرکین کا شبہہ تھا۔ وہ کہا کرتے تھے یہ (معبودان باطل) تو اللہ کے نزدیک ہمارے سفارشی ہیں۔ قرآن نے ان کا قول نقل کیا ہے هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِندَ اللّٰهِ

اوران کا یہ قول :۔

مَا نَعْبُدُهُمْ إِلَّا لِيُقَرِّبُونَا إِلَى اللهِ زُلْفٰى (الزمر۔ ۳)

ہم توان کی عبادت صرف اس لئے کرتے ہیں کہ وہ اللہ تک ہماری رسائی کرادیں ۔

اللہ تعالےٰ نے ان کے اس شبہہ کو رد کرتے ہوئے فرمایا کہ جس نے اللہ کے سوا کسی اور کی عبادت کی خواہ وہ کوئی ہو، تو وہ مشرک اور کافر ہو گیا۔ اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے :۔

يَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَيَقُولُونَ هٰؤُلَاءِ شُفَعَاؤُنَا عِنْدَ اللهِ (یونس۔ ۱۸)

یہ لوگ اللہ کے سوا ان کی پرستش کر رہے ہیں جو ان کو نہ نقصان پہنچا سکتے ہیں اور نہ نفع۔ اور کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے پاس ہمارے سفارشی ہیں۔

اس کا رد کرتے ہوئے اللہ تعالےٰ نے ارشاد فرمایا :۔

قُلْ أَتُنَبِّئُونَ اللهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ۔ سُبْحَانَهُ وَتَعٰلٰى

اے نبی! ان سے کہو، کیا تم اللہ کو اس بات کی خبر دیتے ہو جسے وہ نہ آسمان میں جانتا ہے نہ زمین میں؟ پاک ہے وہ

عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ٥ — اور بالا و برتر ہے اس شرک سے جو یہ لوگ کرتے ہیں۔

(یونس۔ ۱۸)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر بتا دیا کہ اس کے علاوہ کسی اور کی جیسے انبیاء و اولیاء وغیرہ کی عبادت عین شرک اکبر ہے خواہ اس کا ارتکاب کرنے والے اس کا کچھ اور نام رکھ دیں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :۔

وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى

(الزمر۔ ۳)

رہے وہ لوگ جنھوں نے اسکے سوا دوسرے سرپرست بنا رکھے ہیں (اور اپنے فعل کی یہ توجیہ کرتے ہیں کہ) ہم تو انکی عبادت صرف اس لئے کرتے ہیں کہ وہ اللہ تک ہماری رسائی کرادیں۔

اللہ تعالیٰ نے ان کا رد کرتے ہوئے فرمایا :۔

اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِيْمَا هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ

اللہ تعالیٰ یقیناً ان کے درمیان ان تمام باتوں کا فیصلہ فرمادے گا جس میں وہ اختلاف کر رہے ہیں۔ اللہ کسی ایسے

كَاذِبٌ كَفَّارٌ ۔ شخص کو ہدایت نہیں دیتا جو جھوٹا
(الزمر۔ ۳) اور منکر حق ہو ۔

پس اللہ تعالیٰ نے واضح فرمادیا کہ غیر اللہ سے دعا اور خوف وامید کے ذریعہ اس کی عبادت کرنا اللہ تعالیٰ سے کفر ہے۔ نیز اللہ تعالیٰ نے ان کے اس زعم کو جھٹلایا کہ ان کے معبودان باطل انھیں خدا سے قریب کرنے والے ہیں ۔

عصر حاضر میں مارکس و لینن اور دوسرے داعیان الحاد وکفر کے ملحد پیروکار جن افکار وآرار کو اپنائے ہوئے ہیں وہ بھی مستلزم کفر، اور انبیار علیہم السلام کے لائے ہوئے صحیح عقیدہ سے متصادم ہیں خواہ وہ انکو اشتراکیت یا سوشلزم یا بعث ازم یا کسی اور نام سے یاد کرتے ہوں۔ اس لئے کہ ان ملحدوں کا بنیادی عقیدہ لَا إِلٰـهَ وَالحیاۃ مادۃ ہے یعنی کوئی معبود نہیں اور مادّہ ہی زندگی ہے۔ نیز ان کے بنیادی عقائد میں جنت و دوزخ کا اور تمام ادیان کا انکار شامل ہے۔ جو بھی ان کی کتابوں اور لٹریچر کا مطالعہ کرے گا اور انکی حقیقت کا سراغ لگانے کی کوشش کریگا اس کو اس بات کا اچھی طرح یقین ہو جائے گا ۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ عقیدہ تمام آسمانی مذاہب کے منافی ہے۔ اور اس کے ماننے والوں کو دنیا اور آخرت میں بدترین انجام سے دوچار کرنے والا ہے۔

بعض اہل تصوف و باطنیت کا ان کے مزعومہ اولیاء کے متعلق یہ عقیدہ بھی سراسر خلاف حق ہے کہ وہ تدبیر کائنات اور دنیا کے انتظامات میں اللہ تعالےٰ کا ہاتھ بٹاتے ہیں۔ وہ اپنے ان معبودوں کو اوتاد، اغواث اقطاب وغیرہ دوسرے خود ساختہ ناموں سے یاد کرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کی ربوبیت میں یہ بدترین شرک ہے اور حق تو یہ ہے کہ زمانۂ جاہلیت کے عربوں کے شرک سے بھی ان کا شرک بدتر ہے۔ اس لئے کہ وہ صرف اللہ کی عبادت میں شرک کرتے تھے اور اسکی ربوبیت میں شرک نہیں کرتے تھے۔ پھر ان کا شرک فراخی کے زمانہ تک محدود تھا اور تنگی و پریشانی کے وقت وہ عبادت کو اللہ تعالےٰ کے لئے خالص کر لیتے تھے۔ جیسا کہ ان کے متعلق اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے:۔

فَاِذَا رَكِبُوْا فِى الْفُلْكِ   جب یہ لوگ کشتی پر سوار ہوتے ہیں تو
دَعَوُا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ   اپنے دین کو اللہ کے لئے خالص کر کے

الَّذِيْنَ فَلَمَّا نَجّٰهُمْ اِلَى الْبَرِّ اِذَا هُمْ يُشْرِكُوْنَ ○
(العنکبوت۔ ۶۵)

اس سے دعا مانگتے ہیں۔ پھر جب وہ انھیں بچا کر خشکی پر لے آتا ہے تو یکایک یہ شرک کرنے لگتے ہیں۔

جہاں تک اللہ تعالٰی کی ربوبیت کا تعلق ہے تو وہ اس کا اعتراف کرتے تھے کہ وہ صرف اللہ تعالٰی کے لئے مخصوص ہے۔ جیسا کہ ان کے متعلق اللہ تعالٰی نے فرمایا :۔

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ۔
(الزخرف۔ ۸۷)

اور اگر تم ان سے پوچھو کہ انھیں کس نے پیدا کیا ہے ؟ تو یہ خود کہیں گے کہ اللہ نے !

اور فرمایا :۔

قُلْ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اَمَّنْ يَّمْلِكُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَمَنْ يُّخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَمَنْ يُّدَبِّرُ الْاَمْرَ

ان سے پوچھو کون تم کو آسمان اور زمین سے رزق دیتا ہے ؟ یہ سماعت اور بینائی کی قوتیں کس کے اختیار میں ہیں ؟ کون بیجان میں سے جاندار کو اور جاندار میں سے بے جان کو نکالتا ہے ؟ کون اس نظم عالم

فَسَيَقُوْلُوْنَ اللّٰهُ فَقُلْ اَفَلَا تَتَّقُوْنَ ○ (یونس۔ ۳۱)

کی تدبیر کر رہا ہے؟ وہ ضرور کہیں گے کہ اللہ، کہو پھر تم (حقیقت کے خلاف چلنے سے) پرہیز کیوں نہیں کرتے۔

اس معنی کی آیات کثرت سے وارد ہوئی ہیں۔

آج کے مشرکوں نے پہلے کے مشرکوں کے مقابلہ میں دو طریقوں سے اضافہ کیا۔ ایک تو بعض لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی ربوبیت میں شرک کیا ہے دوسرے یہ کہ یہ لوگ تنگی و فراخی ہر دو حالت میں شرک کرتے ہیں جیسا کہ ہر وہ شخص یہ بات جانتا ہے جس کو ان کے ساتھ رہنے اور ان کے حالات کے بارے میں جانچ پڑتال کرنے کا موقع ملا ہو۔ اور مصر میں حسین اور بدوی کی قبر عدن میں عیدروس کی قبر، یمن میں ہادی کی قبر، شام میں ابن عربی اور عراق میں عبدالقادر جیلانی کی قبروں اور ان کے علاوہ دوسری مشہور قبروں پر جو کچھ کیا جاتا ہے اس کو دیکھا ہو کہ کس طرح عوام ان کے بارے میں غلو کا شکار ہوئے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے بہت سے حقوق میں ان قبر والوں کو شریک و سہیم بنا لیا ہے۔ بہت کم لوگ ہیں جو عوام کو ان چیزوں سے روکتے ہوں اور ان کے سامنے توحید کی حقیقت بیان کرتے ہوں، وہ توحید

جس کو لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ سے پہلے کے انبیاء مبعوث ہوئے ہیں۔ اِنّا لِلّٰہ وانّا الیہ راجعون ۔

ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو سمجھ عطا کرے اور ان کے درمیان داعیان حق کی تعداد میں اضافہ کرے اور مسلمانوں کے ارباب حل وعقد اور علماء کو اس شرک اور اس کے اسباب کے ازالہ اور اس کے خلاف جدو جہد کرنے کی توفیق عنایت فرمائے۔ بے شبہ اللہ تعالیٰ بڑا سننے والا اور نہایت قریب ہے ۔

جہمیہ اور معتزلہ اور ان کے ہم مسلک دوسرے اہل بدعت کے عقائد بھی اسماء وصفات کے متعلق صحیح عقیدۂ اسلامی سے متصادم ہیں۔ جو کہ اللہ کی صفات کا انکار کرتے ہیں اور تمام صفات کمال سے اللہ تعالیٰ کی ذات کو عاری اور معطّل سمجھتے ہیں جس کے نتیجہ میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ذات پاک کا معدوم اور جمادات و ناممکنات کی قبیل سے ہونا لازم آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے اس نظریہ سے بالا و برتر ہے ۔

اسی طرح وہ لوگ بھی اس زمرہ میں شامل ہیں جو بعض صفات کا انکار کرتے ہیں۔ مثلاً اشاعرہ۔ جس بات سے بچنے کے لئے انھوں نے

بعض صفات کی نفی اور ان کے دلائل کی تاویل کی تھی۔ دراصل ان کے بعض دوسری صفات کا اقرار کرنے سے وہی بات لازم آتی ہے۔ اس طریقہ سے انھوں نے عقلی اور نقلی دلائل کی مخالفت کی اور واضح تناقض کا شکار ہوئے مگر اہل السنت والجماعت نے اللہ تعالیٰ کے حق میں ان تمام چیزوں کو تسلیم کیا ہے جن کو خود اللہ نے یا اس کے رسول نے باری تعالیٰ کے حق میں ثابت کیا ہے۔ خواہ وہ یا صفات اس طرح کہ وہ کمال و عظمت پر دلالت کرتے ہوں۔ اور انھوں نے اللہ تعالیٰ کو مخلوق کے مشابہ ہونے سے منزّہ قرار دیا ہے۔ جس سے اللہ تعالیٰ کی ذات پاک کے معطّل ہونے کا شائبہ تک نہیں پیدا ہوتا۔ اس طرح وہ سارے دلائل کو بروئے کار لانے میں کامیاب ہوئے اور ان میں سے کسی کی تاویل یا تحریف کی ضرورت محسوس نہیں کی اور تناقض سے بھی محفوظ رہے جس کا دوسرے لوگ شکار ہوئے۔ جیسا کہ اس سے پہلے یہ بات گزر چکی ہے۔ یہی راہ نجات ہے اور دنیا و آخرت کی سعادت و کامیابی اسی میں مضمر ہے۔ یہی وہ جادۂ مستقیم ہے جس کو اس امت کے سلف صالح اور ائمہ دین نے اختیار کیا اس امت کے آخر میں آنے والوں کی اصلاح ممکن نہیں مگر اسی ذریعہ سے

جس سے اس امت کے اگلے لوگوں کی اصلاح ہوئی تھی اور وہ ہے کتاب و
سنت کا اتباع اور جو کچھ اس کے خلاف ہو اس کو ترک کرنا ۔

صرف اللہ تعالےٰ کی عبادت کے وجوب اور اس کے دشمنوں پر غلبہ حاصل کرنے کے اسباب کا بیان !

سب سے اہم ترین چیز جو ہر مکلف انسان پر واجب ہوتی ہے اور
سب سے بڑا فرض جو اس پر عائد ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ وہ صرف اللہ تعالیٰ کی
عبادت کرے وہ اللہ جو آسمانوں اور زمین اور عرش عظیم کا رب ہے
جس نے اپنی کتاب میں فرمایا :۔

إِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ
السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ فِیْ سِتَّةِ
أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى
الْعَرْشِ يُغْشِى الَّيْلَ
النَّهَارَ يَطْلُبُهٗ حَثِيْثًا وَّالشَّمْسَ
وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍ

درحقیقت تمہارا رب اللہ ہی ہے جس نے
آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا
پھر اپنے عرش پر جلوہ فرما ہوا جو رات کو
دن پر ڈھانک دیتا ہے اور پھر دن رات
کے پیچھے دوڑا چلا آتا ہے ۔ جس نے سورج
اور چاند اور تارے پیدا کئے ۔ سب اس کے

بِأَمْرِهٖ أَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ
تَبَارَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝
(الأعراف۔ ۵۴)

فرمان کے تابع ہیں۔ خبردار ہو! اسی کی
خلق اور اسی کا امر ہے۔ بڑا بابرکت ہے
اللہ سارے جہانوں کا مالک و پروردگار۔

اور اپنی کتاب میں دوسری جگہ فرمایا کہ اس نے جن اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا فرمایا ہے:۔

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ
إِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ ۝
(الذاریات۔۵۶)

میں نے جن اور انسانوں کو اس کے سوا
کسی کام کیلئے پیدا نہیں کیا کہ وہ میری
بندگی کریں۔

وہ عبادت جس کی خاطر اللہ تعالےٰ نے جن اور انسانوں کو پیدا فرمایا یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کی وحدانیت کا اعتراف واظہار کیا جائے۔ مختلف مراسم عبودیت کے ذریعہ۔ مثلاً نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، رکوع وسجود، طواف، قربانی، نذر، خوف، امید، استغاثہ کرنا، مدد مانگنا، پناہ مانگنا اور دعا وعبادت کی دیگر قسمیں۔ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ سے ثابت تمام اوامر کی اطاعت اور نواہی سے اجتناب بھی اسی عبادت میں داخل ہے اللہ تعالےٰ نے تمام جن اور انسانوں کو اسی عبادت کا حکم دیا اور اسی کی

خاطر وہ پیدا کئے گئے ہیں۔ اسی عبادت کی تفصیل بتلانے اس کی دعوت دینے اور اس کو صرف اللہ کے لئے خالص کر دینے کی تعلیم دینے ہی کے لئے اللہ تعالےٰ نے اپنے تمام انبیاء اور رسول بھیجے اور اپنی کتابیں نازل کیں ۔

ارشاد ربّانی ہے :-

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ وَالَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۝ (البقرة - ۲۲)

لوگو! بندگی اختیار کرو اپنے اس رب کی جو تمھارا اور تم سے پہلے جو لوگ گزر چکے ہیں ان سب کا خالق ہے۔ تمھارے بچنے کی توقع اسی صورت پر ہو سکتی ہے ۔

دوسری جگہ ارشاد ہے :-

وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا. (بنی اسرآءیل - ۲۳)

تیرے رب نے فیصلہ کر دیا ہے کہ تم لوگ کسی کی عبادت نہ کرو مگر صرف اسکی اور والدین کے ساتھ نیک سلوک کرو۔

اس آیت میں قضیٰ کے معنی أَمَرَ و أَوْصٰی کے ہیں یعنی حکم دیا اور وصیت کی۔ اور سورۂ بینہ میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا :-

وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللهَ

اور ان کو اسکے سوا کوئی حکم نہیں دیا گیا تھا

مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ۝ (البینۃ۔ ۵)

کہ اللہ کی بندگی کریں دین کو اس کے لئے خالص کرکے، بالکل یکسو ہوکر۔ اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں یہی نہایت صحیح و درست دین ہے۔

قرآن شریف میں اس معنی کی آیتیں بہت زیادہ ہیں۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا:۔

وَمَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ (الحشر۔ ۷)

جو کچھ رسول تمھیں دے وہ لے لو اور جس چیز سے تم کو روکے اس سے رک جاؤ۔ اللہ سے ڈرو۔ اللہ سخت سزا دینے والا ہے۔

اور مزید فرمایا:۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِى الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِىْ شَىْءٍ فَرُدُّوْهُ

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی اور ان لوگوں کی جو تم میں سے صاحبِ امر ہوں۔ پھر اگر تمھارے درمیان کسی

إِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّأَحْسَنُ تَأْوِيْلًا ۝ (النسآء - ۵۹)

معاملہ میں نزاع ہو جائے تو اسے اللہ اور رسول کی طرف پھیر دو۔ اگر تم واقعی اللہ اور روز آخر پر ایمان رکھتے ہو۔ یہی ایک صحیح طریق کار ہے اور انجام کے اعتبار سے بہتر ہے۔

اور دوسری جگہ فرمایا :-

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ - (النسآء - ۸۰)

جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے دراصل خدا کی اطاعت کی۔

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :-

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِيْ كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُوْلًا أَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَاجْتَنِبُوا الطَّاغُوْتَ - (النحل - ۳۶)

ہم نے ہر امت میں ایک رسول بھیج دیا اور اس کے ذریعہ سے سب کو خبردار کر دیا کہ اللہ کی بندگی کرو اور طاغوت کی بندگی سے بچو!

اور مزید فرمایا :-

وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ

ہم نے تم سے پہلے جو رسول بھی بھیجا ہے

إِلَّا نُوحِيٓ إِلَيْهِ أَنَّهُۥ لَآ إِلَٰهَ إِلَّآ أَنَا۠ فَٱعْبُدُونِ	اس کو یہی وحی کی ہے کہ میرے سوا کوئی خدا نہیں ہے۔ پس تم لوگ میری ہی بندگی کرو۔
(الأنبيآء - ۲۵)	

اور سورۂ ہود کی ابتدا میں فرمایا :۔

الٓر ۚ كِتَٰبٌ أُحْكِمَتْ ءَايَٰتُهُۥ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِن لَّدُنْ حَكِيمٍ خَبِيرٍ ۔ أَلَّا تَعْبُدُوٓا۟ إِلَّا ٱللَّهَ ۔ إِنَّنِى لَكُم مِّنْهُ نَذِيرٌ وَبَشِيرٌ ۝	الف، ل، را۔ فرمان ہے۔ جس کی آیتیں پختہ اور مفصل ارشاد ہوئی ہیں ایک دانا اور باخبر ہستی کی طرف سے کہ تم نہ بندگی کرو مگر صرف اللہ کی۔ میں اسکی طرف سے تم کو خبردار کرنے والا بھی ہوں اور بشارت دینے والا بھی
(هود - ۱، ۲)	

یہ آیات محکمات اور اس مفہوم کی کتاب اللہ میں وارد دوسری آیتیں سب کی سب عبادت کو صرف اللہ تعالےٰ کے لئے خالص کر دینے کے وجوب پر دلالت کرتی ہیں۔ یہی اصل دین ہے اور اسی پر ملت اسلامیہ کی اساس قائم ہے۔ جن اور انسانوں کی تخلیق میں یہی حکمت پوشیدہ ہے۔ اور انبیاء علیہم السلام کی بعثت اور آسمانی کتابوں کے نازل کرنے کا یہی مقصد ہے۔

پس ہر ذی شعور انسان پر فرض ہے کہ وہ اس مسئلہ کی اہمیت کو اچھی طرح سمجھے اور ہمیشہ ان چیزوں سے بچتا رہے اور ان سے چوکنا رہے جن میں آج بہت سے نام نہاد مسلمان مبتلا ہیں۔ مثلاً انبیاء اور بزرگان دین کے احترام و تعظیم میں غلو کرنا، انکی قبروں پر عمارتیں تعمیر کرنا اور انکو مسجد بنا لینا، ان پر گنبدیں بنوانا اور ان صاحب قبور سے دعائیں مانگنا، ان سے استغاثہ کرنا انکی پناہ چاہنا، ان سے اپنی مرادیں مانگنا، مصائب اور آفات کو دور کرنے کی دعا کرنا اور مریضوں کو شفا اور دشمنوں پر غلبہ عطا کرنے کی دعا کرنا۔ اور اس طرح شرک اکبر کی دوسری قسمیں اختیار کرنا۔

مذکورہ بالا آیتوں میں جو کچھ بیان کیا گیا، اس کی موافقت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح احادیث بھی مروی ہیں۔ چنانچہ صحیحین میں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ :۔

عَنْ مَعَاذٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَہٗ اَتَدْرِیْ مَا حَقُّ اللّٰہِ عَلَی الْعِبَادِ وَحَقُّ الْعِبَادِ عَلَی اللّٰہِ؟ فَقَالَ	حضرت معاذ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے معاذ! تم جانتے ہو اللہ کا بندوں پر کیا حق ہے؟ اور بندوں کا اللہ پر کیا حق! حضرت

مَعَاذٌ قُلْتُ اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ "حَقُّ اللّٰہِ عَلَی الْعِبَادِ اَنْ یَّعْبُدُوْہُ وَلَا یُشْرِکُوْا بِہٖ شَیْئًا۔ وَحَقُّ الْعِبَادِ عَلَی اللّٰہِ اَنْ لَّا یُعَذِّبَ مَنْ لَّا یُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا" (بخاری ومسلم)

معاذ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا، اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ کا بندوں پر یہ حق ہے کہ وہ صرف اسی کی عبادت کریں اور اسکے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔ اور بندوں کا اللہ پر یہ حق ہے کہ وہ اس کو عذاب نہ دے جو اسکے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو۔

اور صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :۔

مَنْ مَّاتَ وَھُوَ یَدْعُوْ لِلّٰہِ نِدًّا دَخَلَ النَّارَ۔ (بخاری)

جس کو اس حالت میں موت آئی کہ وہ کسی دوسرے کو اللہ کا مدمقابل سمجھ کر پکارتا تھا تو وہ دوزخ میں داخل ہوگیا۔

اور صحیح مسلم میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :۔

مَنْ لَقِیَ اللّٰہَ لَا یُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا دَخَلَ الْجَنَّۃَ وَمَنْ لَقِیَہٗ یُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا دَخَلَ النَّارَ۔

(مسلم)

جو اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملا، کہ اس نے کسی کو اللہ کے ساتھ شریک نہیں ٹھہرایا تھا تو وہ جنت میں داخل ہو گیا اور جو اس حال میں ملا کہ اسکے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا تھا تو وہ دوزخ میں داخل ہو گیا۔

اس مفہوم کی احادیث کثرت سے وارد ہوئی ہیں۔

یہ نہایت بنیادی اہمیت کا حامل مسئلہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو توحید کی دعوت دینے اور شرک سے روکنے کے لئے ہی بھیجا تھا۔ چنانچہ جس چیز کی تبلیغ کے لئے آپ بھیجے گئے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تبلیغ کا حق ادا کر دیا۔ اللہ کی راہ میں آپ کو بڑی سخت تکلیفیں پہنچائی گئیں۔ مگر آپ اور آپ کے اصحاب کرام صبر و ثبات کے ساتھ برابر لوگوں کو حق کی طرف بلاتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے جزیرۃ العرب کو تمام بتوں اور مورتیوں سے پاک کر دیا۔ اور لوگ فوج در فوج دین میں داخل ہونے لگے۔ خانۂ کعبہ کے اِردگرد اور اندر جو بت تھے ان کو توڑ دیا گیا۔ لات و عزّٰی اور منات کے بت بھی توڑے گئے۔ اسی طرح تمام قبائل عرب میں

جو بت اور مورتیاں پائی جاتی تھیں سب کو نیست و نابود کر دیا گیا۔ اللہ کے کلمہ کا بول بالا ہوا، اور پورے جزیرۂ عرب میں اسلام غالب ہو گیا۔ پھر مسلمان جزیرۂ عرب کے باہر اشاعت حق کی غرض سے جہاد فی سبیل اللہ کیلئے نکل کھڑے ہوئے۔ اللہ تعالےٰ نے ان کے ذریعہ اپنے ان خوش نصیب بندوں کو ہدایت بخشی جن کے لئے یہ سعادت مقدر تھی۔ اللہ تعالےٰ نے ان کے ذریعہ سے چہار دانگ عالم میں حق کا غلغلہ بلند اور انصاف کو عام کیا۔ اس طرح وہ دنیا کے سامنے ائمۂ ہدایت، داعیان حق، عدل و انصاف کے نقیب اور اصلاحِ عالم کے علمبردار بن کر ظاہر ہوئے۔ اور انہی کے نقش قدم پر تابعین کرام چلتے رہے۔ ان ہادیان دین اور داعیان حق نے بھی اللہ کے دین کی خوب خوب اشاعت کی۔ اور لوگوں کو اللہ کی وحدانیت کی دعوت دی۔ وہ اللہ کے معاملہ میں کسی ملامت گر کی ملامت سے بے پرواہ ہو کر اپنی جانوں اور مالوں سے راہِ حق میں جہاد کرتے رہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے انکی مدد و نصرت فرمائی اور انکو دشمنوں پر غلبہ عطا کیا۔ اور اللہ تعالےٰ نے ان کے ساتھ جو وعدہ کیا تھا وہ پورا کیا کہ :۔

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ   اے لوگو، جو اللہ پر ایمان لائے ہو! اگر تم

تَنۡصُرُوا اللّٰہَ یَنۡصُرۡکُمۡ وَیُثَبِّتۡ اَقۡدَامَکُمۡ (محمد - ۷)	اللہ کی مدد کروگے تو وہ تمھاری مدد کرے گا اور تمھارے قدم مضبوط جمائے گا۔

اور اللہ تعالےٰ کا یہ وعدہ :-

وَلَیَنۡصُرَنَّ اللّٰہُ مَنۡ یَّنۡصُرُہٗ ؕ اِنَّ اللّٰہَ لَقَوِیٌّ عَزِیۡزٌ ۝ اَلَّذِیۡنَ اِنۡ مَّکَّنّٰہُمۡ فِی الۡاَرۡضِ اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ وَاَمَرُوۡا بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَنَہَوۡا عَنِ الۡمُنۡکَرِ ؕ وَلِلّٰہِ عَاقِبَۃُ الۡاُمُوۡرِ ۝ (الحج - ۴۰، ۴۱)	اللہ ضرور ان لوگوں کی مدد کرے گا جو اس کی مدد کریں گے۔ اللہ بڑا طاقتور اور زبردست ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جنھیں اگر ہم زمین میں اقتدار بخشیں تو وہ نماز قائم کریں گے، زکوٰۃ دیں گے، نیکی کا حکم دیں گے اور برائی سے منع کریں گے اور تمام معاملات کا انجام کار اللہ کے ہاتھ میں ہے

پھر بعد میں لوگ بدل گئے اور آپس کے اختلاف میں مبتلا ہو گئے۔ اور جہاد کے معاملہ میں تساہل اور کاہلی کا شکار ہو گئے۔ راحت اور دنیوی عیش و عشرت کو ترجیح دی جانے لگی۔ جس کی وجہ سے مسلم معاشرہ میں نوع بنوع کی برائیوں اور منکرات نے سر اٹھایا۔ اور ان سے وہی محفوظ رہے جن کو اللہ تعالےٰ ہی نے اپنے فضل خاص سے محفوظ رکھا۔ پھر پاداشِ عمل کے طور پر اللہ تعالےٰ نے ان کی

حالت بھی بدل ڈالی اور دشمنوں کو ان پر مسلط کر دیا۔ اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے:

وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيدِ ٥ (حٰمٓ السجدۃ۔ ۴۶)

اور تیرا رب بندوں کے حق میں ظالم نہیں ہے۔

اور دوسری جگہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے:۔

إِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ۔ (الرّعد۔ ۱۱)

اللہ کسی قوم کے حال کو نہیں بدلتا جب تک کہ وہ خود اپنے اوصاف کو نہیں بدل دیتی۔

پس تمام مسلمانوں پر عوامی اور حکومتی سطح پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ سب کے سب اللہ کی طرف پھر رجوع ہوں اور صرف اسی کی مخلصانہ عبادت کریں۔ اور اللہ کے فرائض کی ادائیگی، محرمات سے اجتناب اور باہم اس سلسلہ میں ایک دوسرے سے تعاون اور تلقین کرنے میں ان سے جو کوتاہیاں اور غلطیاں سرزد ہوئی ہیں ان سے بارگاہ الٰہی میں توبہ و استغفار کریں۔

اس سلسلہ میں سب سے پہلا قدم یہ ہونا چاہئے کہ شرعی حدود و قوانین کو نافذ کیا جائے اور ہر معاملہ میں شریعت کی حکمرانی کو بحال کیا جائے

اور اللہ کی شریعت کے مخالف تمام وضعی توانین کو معطل کیا جائے اور فیصلہ طلبی کے لئے ان کی طرف ہرگز رجوع نہ کیا جائے۔ تمام مسلم عوام کو اللہ کی شریعت کا پابند بنایا جائے۔ نیز علماء کرام پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ لوگوں کو دین کی صحیح تعلیمات سے آشنا کریں اور ان کے اندر اسلامی شعور بیدار کریں۔ اور ایک دوسرے کو حق اور صبر کی تلقین کریں۔ اور امر بالمعروف والنہی عن المنکر کا فریضہ انجام دیں اور حکام کو بھی اس پر آمادہ کریں۔

اس کے ساتھ ساتھ یہ امر نہایت ضروری ہے کہ تخریب پسند نظریات وافکار جیسے اشتراکیت، بعث ازم، قومیت اور ان کے علاوہ دوسرے شریعت کے مخالف افکار و مذاہب کا قلع قمع کرنے کی بھرپور کوشش کی جائے۔ یہی وہ واحد طریقہ ہے جس کو اختیار کرنے سے اللہ تعالے مسلمانوں کی حالت زار کو بہتر بنائے گا۔ اور انکی متاع گم گشتہ ان کو واپس لوٹا دے گا اور دشمنوں پر غلبہ عطا کر کے انکی عزت رفتہ سے دوبارہ ان کو سرفراز فرمائے گا۔ اور زمین پر ان کو غلبہ و تمکن نصیب کرے گا۔ جیسا کہ اللہ تعالے کا ارشاد ہے اور اس سے بڑھ کر راست گو اور کون ہو گا؟!

فرماتے ہیں:-

وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ
(الرّوم - ۴۷)

اور ہم پر یہ حق تھا کہ ہم مومنوں کی مدد کریں۔

اور فرمایا :-

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ٥
(النور - ۵۵)

اللہ نے وعدہ فرمایا ہے تم میں سے ان لوگوں کے ساتھ جو ایمان لائیں اور نیک عمل کریں کہ وہ انکو اسی طرح زمین پر خلیفہ بنائیگا جس طرح ان سے پہلے گزرے ہوئے لوگوں کو بنا چکا ہے۔ ان کیلئے ان کے اس دین کو مضبوط بنیادوں پر قائم کر دے گا جسے اللہ تعالےٰ نے ان کے حق میں پسند کیا ہے اور انکی موجودہ حالتِ خوف کو امن سے بدل دیگا۔ پس وہ میری بندگی کریں اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں اور جو اسکے بعد کفر کرے تو ایسے لوگ فاسق ہیں۔

اور دوسری جگہ فرمایا:۔

اِنَّا لَنَنۡصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا فِی الۡحَیٰوةِ الدُّنۡیَا وَ یَوۡمَ یَقُوۡمُ الۡاَشۡهَادُ یَوۡمَ لَا یَنۡفَعُ الظّٰلِمِیۡنَ مَعۡذِرَتُهُمۡ وَ لَهُمُ اللَّعۡنَةُ وَلَهُمۡ سُوۡٓءُ الدَّارِ ٥ (المؤمن ۔ ۴۰)	یقین جانو کہ ہم اپنے رسولوں اور ایمان لائے والوں کی مدد اس دنیا کی زندگی میں بھی لازماً کرتے ہیں اور اس روز بھی کریں گے جب گواہ کھڑے ہوں گے۔ جب ظالموں کو انکی معذرت کچھ بھی فائدہ نہ دیگی اور ان پر لعنت پڑیگی اور بدترین ٹھکانہ انکے حصہ میں آئے گا۔

اللہ تعالٰے سے دعا ہے کہ وہ مسلمانوں کے ارباب حل وعقد (سربراہ) اور عوام کی اصلاح فرمائے اور انکی موجودہ حالت میں بہتر تبدیلی پیدا فرمائے۔ ان کو دین کی صحیح سمجھ عطا کرے اور تقویٰ کی بنیاد پر انکو متحد کر دے اور سب کو صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا کرے اور انکے ذریعہ سے حق کو غالب اور باطل کو سرنگوں کرے اور سب کو نیکی اور تقویٰ کی راہ میں ایکدوسرے کا تعاون کرنے اور باہمدیگر حق اور صبر کی تلقین کرنے کی توفیق دے۔ اللہ تعالٰے ہی سے اسکی آس لگائی جاسکتی ہے اور وہی اس پر قادر ہے۔

اور اللہ تعالیٰ درود و سلام نازل کرے اپنے بندے اور رسول سرورِ خلائق ہمارے نبی اور ہمارے امام و آقا حضرت محمد ابن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کے آل و اصحاب پر اور آپ کی دکھائی ہوئی راہ حق پر چلنے والے ہر راہی پر ۔ آمین!

اِسلام کی منافی چیزیں

ہر مسلمان بھائی کو یہ بات جاننی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمام بندوں پر یہ واجب قرار دیا گیا ہے کہ وہ دین اسلام کو اپنائیں اور مضبوطی سے اس پر قائم رہیں ۔ اور اس کی مخالف چیزوں سے ڈرتے اور ان سے بچتے رہیں ۔ اسی بات کی دعوت دینے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے بتا دیا کہ جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی وہ ہدایت یافتہ ہے اور جس نے اس سے منہ موڑا وہ گمراہ ہوا ۔ بہت سی آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے ارتداد کی طرف لے جانے والی چیزوں اور شرک و کفر کی دیگر قسموں سے آگاہ فرمایا ہے ۔ علمائے کرام نے مرتد کے احکام کے ضمن میں بتایا ہے کہ اسلام کی ضد اور منافی بہت

سے ایسے امور ہیں جن کا ارتکاب کر کے ایک مسلمان دائرۂ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے اور اس کے جان و مال کی حرمت ختم ہو جاتی ہے۔ ان منافئ اسلام امور میں دس[1] بہت زیادہ خطرناک اور کثیر الوقوع ہیں۔ میں یہاں انکو مختصراً معمولی توضیحات کے ساتھ بیان کرتا ہوں۔ تاکہ تم خود بھی ان سے بچتے رہو اور دوسروں کو بھی ان سے ڈراتے رہو۔ اللہ تعالیٰ ان کے ارتکاب سے ہمیں اپنی حفاظت اور امان میں رکھے۔

اولاً : اسلام کی منافی چیزوں میں پہلی چیز اللہ تعالیٰ کی عبادت میں شرک کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :۔

إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُّشْرَكَ	اللہ بس شرک ہی کو معاف نہیں کرتا اس
بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ	کے ماسوا دوسرے جس قدر گناہ ہیں وہ جس
لِمَنْ يَّشَآءُ۔ (النساء - ۴۸)	کیلئے چاہتا ہے معاف کر دیتا ہے۔

نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا :۔

إِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا

---

[1] الامام شیخ محمد بن عبد الوہاب اور دوسرے اہل اللہ نے ان امور کو بیان کیا ہے۔

حَرَّمَ اللّٰہُ عَلَیۡہِ الۡجَنَّۃَ اس پر اللہ نے جنت حرام کردی اور
وَمَاوٰہُ النَّارُ وَمَا لِلظّٰلِمِیۡنَ اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔ اور ایسے ظالموں
مِنۡ اَنۡصَارٍ ۔ (المائدۃ ۔ ۷۲) کا کوئی مددگار نہیں ۔

مُردوں سے دعائیں مانگنا، انکی دُہائی دینا، ان کے لئے نذریں ماننا اور قربانی پیش کرنا اس شرک میں داخل ہے ۔

دوم : جس نے اپنے اور اللہ تعالٰی کے درمیان کچھ واسطے بنا لئے اور ان سے دعائیں مانگیں اور ان سے شفاعت طلب کی اور اسی پر بھروسہ کیا۔ تو وہ بالاجماع کافر ہو گیا ۔

سوم : جس نے مشرکوں کو کافر نہیں سمجھا، یا ان کے کافر ہونے میں شک کیا، یا ان کے مذہب کو صحیح سمجھا تو وہ شخص کافر ہے ۔

چہارم : جس نے یہ سمجھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کسی اور کا طریقۂ زندگی زیادہ مکمل اور جامع ہے۔ یا یہ عقیدہ رکھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقۂ حکمرانی سے بہتر اور کوئی طریقۂ حکمرانی ہے تو وہ کافر ہے۔ مثلاً وہ لوگ جو طاغوتی نظام حکومت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیش کردہ طریقۂ حکمرانی پر ترجیح دیتے ہیں ۔

پنجم : جس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت کی کسی چیز کو ناپسند کیا۔ خواہ اس پر وہ عمل ہی کیوں نہ کرتا ہو۔ وہ شخص کافر ہوگیا اس لئے کہ اللہ تعالٰی نے فرمایا :۔

ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَرِهُوا مَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأَحْبَطَ أَعْمَالَهُمْ (محمد - ۹)	کیونکہ انھوں نے اس چیز کو ناپسند کیا جسے اللہ نے نازل کیا ہے۔ لہٰذا اللہ نے انکے اعمال ضائع کر دیئے ۔

ششم : جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی کسی چیز کا یا اس کی جزا و سزا کا مذاق اڑایا اس نے کفر کا ارتکاب کیا۔ اس کی دلیل اللہ تعالٰی کا یہ فرمان ہے :۔

قُلْ أَبِاللَّهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنتُمْ تَسْتَهْزِئُونَ لَا تَعْتَذِرُوا قَدْ كَفَرْتُم بَعْدَ إِيمَانِكُمْ (التوبۃ - ۶۵ - ۶۶)	اے نبی، آپ کہہ دیجیے کہ کیا تم لوگ اللہ، اس کی آیتوں اور اس کے رسول کا مذاق اڑایا کرتے تھے ؟ اب عذر لنگ نہ بیان کرو۔ تم لوگ تو ایمان کے بعد کافر ہو گئے ۔

ہفتم : جادو، اپنی مختلف قسموں اور نوعیتوں کے ساتھ مثلاً

صرف[1] اور عطف[2] وغیرہ۔ پس جس نے جادو کیا، یا اس سے رضامند ہوا، وہ کفر کا مرتکب ہو گیا۔ اسکی دلیل اللہ تعالےٰ کا یہ ارشاد ہے :۔

وَمَا يُعَلِّمَانِ مِنْ أَحَدٍ	وہ دونوں فرشتے جب بھی کسی کو تعلیم دیتے
حَتَّىٰ يَقُولَا إِنَّمَا نَحْنُ	تھے تو پہلے صاف طور پر متنبہ کر دیا کرتے تھے
فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ۔	کہ دیکھ! ہم محض ایک آزمائش ہیں۔ تو
(البقرۃ - ۱۰۲)	کفر میں مبتلا نہ ہو ۔

ہشتم : مسلمانوں کے خلاف مشرکوں سے تعاون کرنا اوران کو مدد بہم پہنچانا۔ اسکی دلیل اللہ تعالےٰ کا یہ ارشاد ہے :۔

وَمَن يَتَوَلَّهُم مِّنكُمْ	اور اگر تم میں سے کوئی انکو اپنا رفیق
فَإِنَّهُ مِنْهُمْ۔ إِنَّ اللهَ	بناتا ہے تو اسکا شمار بھی انہی میں ہے

---

[1] صرف اس عمل سحر کو کہتے ہیں جس کے ذریعہ انسان کو اسکی پسندیدہ اور محبوب چیز کے بارے میں متنفر کر دیا جاتا ہے۔ جیسے شوہر کے دل میں بیوی کی محبت کی جگہ بغض اور نفرت پیدا کرنا۔

[2] عطف اس عمل سحر کو کہتے ہیں جس کے ذریعہ شیطانی طریقوں سے آدمی کو اس کی ناپسند چیز کی طرف مائل کر دیا جاتا ہے ۔

لَا یَهۡدِی الۡقَوۡمَ الظّٰلِمِیۡنَ ٥ یقیناً اللہ ظالموں کو اپنی رہنمائی سے
(المائدۃ - ۵۱) محروم کر دیتا ہے۔

نہم : جس نے یہ عقیدہ رکھا کہ کچھ مخصوص افراد شریعت محمدی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی پابندی سے آزاد ہو سکتے ہیں۔ تو وہ کافر ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی بنیاد پر کہ :-

وَمَنۡ یَّبۡتَغِ غَیۡرَ الۡاِسۡلَامِ دِیۡنًا فَلَنۡ یُّقۡبَلَ مِنۡهُ وَهُوَ فِی الۡاٰخِرَةِ مِنَ الۡخٰسِرِیۡنَ ٥ (آل عمران - ۸۵)

اس فرمانبرداری (اسلام) کے سوا جو شخص کوئی اور طریقہ اختیار کرنا چاہے تو اسکا وہ طریقہ ہرگز قبول نہ کیا جائیگا اور آخرت میں وہ ناکام و نامراد رہے گا۔

دہم : اللہ کے دین سے اعراض کرنا۔ وہ اس طرح کہ آدمی نہ اس دین کو سیکھتا ہو اور نہ اس پر عمل کرتا ہو۔ اسکی دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے :-

وَمَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنۡ ذُکِّرَ بِاٰیٰتِ رَبِّهٖ ثُمَّ اَعۡرَضَ عَنۡهَا ۔ اِنَّا مِنَ الۡمُجۡرِمِیۡنَ مُنۡتَقِمُوۡنَ ٥ (سجدہ - ۲۲)

اور اس سے بڑا ظالم کون ہو گا جسے اس کے رب کی آیات کے ذریعہ سے نصیحت کیجائے اور پھر وہ ان سے منہ پھیر لے۔ ایسے مجرموں سے تو ہم انتقام لے کر رہیں گے۔

یہ تمام امور اسلام کی ضد اور منافی ہیں۔ اس میں کوئی فرق نہیں کہ کوئی شخص ان کا ارتکاب مذاقاً کرتا ہے یا سنجیدہ ہو کر۔ سوائے اس شخص کے جو اضطرار کی حد تک اس پر مجبور کر دیا گیا ہو۔ یہ سب امور انتہائی خطرناک ہیں۔ پھر بھی بسا اوقات لوگ ان کا ارتکاب کر بیٹھتے ہیں لہٰذا ہر مسلمان کو اپنے حق میں ان چیزوں سے ہمیشہ ڈرتے رہنا چاہئے۔

چوتھی قسم میں وہ شخص داخل ہے جس نے یہ سمجھا کہ انسان کے خود ساختہ نظام اور قوانین شریعت اسلامی سے بہتر ہیں۔ یا یہ عقیدہ رکھا کہ اسلامی شریعت اس بیسویں صدی کے لئے موزوں نہیں ہے۔ یا اسکو مسلمانوں کی پستی کا سبب سمجھتا ہو۔ یا اسکو بندہ اور خدا کے درمیان شخصی تعلق تک محدود تصور کرتا ہو۔ بغیر اس کے کہ دنیا کے دوسرے معاملات میں اس کا کوئی عمل دخل ہو۔ نیز اسی چوتھی قسم میں وہ بھی داخل ہے جس نے یہ سمجھا کہ چور کا ہاتھ کاٹنا اور شادی شدہ زنا کار کو سنگسار کرنے کا خدائی قانون عصر حاضر کے لئے مناسب نہیں ہے۔ اور ہر وہ شخص اسمیں داخل ہے جس نے یہ عقیدہ رکھا کہ معاملات اور تعزیرات میں اللہ کی شریعت کے علاوہ کسی اور نظام یا قانون کے ذریعہ سے فیصلہ کرنا جائز ہے۔ اگرچہ کہ وہ یہ عقیدہ نہ رکھتا ہو کہ وہ نظام قانون شریعت سے بہتر ہے

اس لئے کہ درحقیقت وہ شخص اس طریقہ سے اس چیز کو عملاً جائز اور مباح ٹھہرا لیتا ہے جس کی حرمت مسلمات دین میں سے ہے۔ مثلاً زنا، شراب نوشی، سود خوری۔ اور شریعت کے علاوہ کسی اور نظام کے ذریعہ سے حکومت کرنا۔ لہذا ایسے آدمی کے کافر ہونے پر تمام مسلمانوں کا اجماع ہے۔

ہم اللہ سے پناہ چاہتے ہیں ایسی چیزوں سے جو اس کے غضب اور اس کے دردناک عذاب کا سبب بنیں۔ اور درود وسلام نازل ہو خیر الخلائق اشرف الانبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر۔

شمیم احمد القاسمی۔ خطاط

العقيدة الصحيحة وما يضادها

تأليف

سماحة الشيخ عبد العزيز بن عبد الله بن باز

باللغة الأردية

إدارة الأوقاف
خالد عبد العزيز الراجحي

العقيدة الصحيحة
وما يضادها

باللغة الأوردية

تأليف سماحة الشيخ
عبدالعزيز بن عبدالله بن باز
«رحمه الله»

مطبعة دار طيبة - الرياض - ت: ٤٢٨٣٨٤٠

GIFT NOT FOR SALE